مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین: مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۴ سائیڈ اے ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى، قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ [1]

حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غدیر خم میں پڑاؤ ڈالا تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اہلِ ایمان کے نزدیک میں اُن کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں؟ سب نے عرض کیا کہ جی ہاں جانتے ہیں، پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۵

ہیں ہر ایک مؤمن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں ؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں جانتے ہیں، اس کے بعد آپ نے فرمایا : اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ الٰہی تو اس کو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھے۔ اور تو اس شخص کو اپنا دشمن قرار دے جو علیؓ سے دشمنی رکھے، اس واقعہ کے بعد حضرت عمرؓ جب حضرت علیؓ سے ملے تو اُن سے کہا کہ اے ابنِ ابی طالب مُبارک ہو تم تو صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی (یعنی ہر آن و ہر لمحہ) ہر مُسلمان مرد و عورت کے دوست و محبوب ہو۔

جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حجۃ الوداع سے واپسی کے موقع پر ایک مقام سے گزرے اُس کا نام ہے غدیر۔ وہاں آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مُبارک میں لے کر ارشاد فرمایا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ مَیں مُسلمانوں کو اُن کی جان سے زیادہ محبوب ہوں، اور (ہر چیز پر قابلِ ترجیح اور) قریب ہوں اُن کے لیے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا بَلٰی یقیناً یہ بات دُرست ہے بالکل ٹھیک ہے۔ ارشاد فرمایا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ ہر ہر آدمی کو اگر لیا جائے تو میں ہر ہر مُسلمان کے لیے اس کی جان سے زیادہ اس کو عزیز ہوں تو صحابہ کرام نے عرض کیا بَلٰی بلاشُبہ آپ اسی طرح محبوب ہیں اسی طرح عزیز ہیں کہ ہر آدمی اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتا ہے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ خداوندِ کریم جس آدمی کو میں محبوب ہوں اس کو علی بھی محبوب ہے یعنی یہ ایک طرح حکم بھی ہوگیا کہ سب لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس ارشادِ مُبارک کی وجہ سے محبّت رکھے دوستی رکھے اور پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ خداوندِ کریم جو اُن سے دوستی رکھے تُو اس کو اپنا دوست رکھ اور جو اُن سے عداوت رکھے تو اس کو اپنا مبغوض رکھ دُشمن رکھ۔ دُشمنوں کی فہرست میں رکھ۔ فَلَقِیَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے۔ فَقَالَ لَهٗ هَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مُبارک ہو تمہیں اے ابن ابی طالب اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ۔ دائمی طور پر تم ہر مُسلمان کے مرد ہو یا عورت محبوب اور مقرب اور عزیز ہو چکے ہو۔ سب لوگ تم سے محبّت رکھیں ہی گے۔ سب کے

تم عزیز ہوگئے ہو، محبوب ہوگئے ہو۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلتوں میں ہے۔ اور اس سے شیعہ فرقہ اپنے خاص مطلب کے لیے استدلال کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانشینی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے۔ اور اہل سنت والجماعت یہ نہیں کہتے بلکہ یہی کہتے ہیں جو حدیث کے ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آرہا ہے کہ ان سے محبت رکھنی یہ ضروری ہے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ آگے چل ایسا ہونے والا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھنے والے لوگ پیدا ہوں گے (یعنی) خوارج اس لیے آپ نے پیش بندی فرمادی اور حکم دے دیا کہ ان سے نفرت کوئی نہ رکھے ان سے محبت رکھے، روایت کرنے والے اس کے دو صحابی ہیں ایک حضرت بَرَاء بن عازب اور ایک حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما۔

دونوں حضرات اس کے راوی ہیں تو سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی حکمت بعد میں یہ سمجھ آئی کہ وہ طبقہ جو اُن کے خلاف ہے اس کو مخالفت سے روکنا مقصود تھا۔

اور یہ سمجھ لینا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنانا تھا یہ دُرست نہیں ہے کیونکہ کسی نے بھی یہ مطلب نہیں سمجھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مُبارک باد جو دی ہے وہ اسی بات کی دی ہے کہ تم سب کے عزیز ہوگئے ہو تم سب کے محبوب ہوگئے ہو یہ مُبارکباد دی اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی کہیں یہ منقول نہیں کہ انھوں نے اس واقعہ کا حوالہ دے کہ یہ فرمایا ہو کہ میرا حق بنتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اور جانشین ہونے کا، یہ کہیں اُنھوں نے نہیں فرمایا تو اس حدیث کا یہ مطلب جو شیعہ حضرات لیتے ہیں یہ ان کا اپنا مطلب نکالا ہُوا ہے نہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد تھی نہ صحابہ کرام نے مفہوم یہ سمجھا نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود یہ سمجھے ______ اُنھوں نے (یعنی رافضیوں نے) محبت میں غلو کے لیے اس حدیث سے استدلال کیا اور محبت میں یا کسی بھی چیز میں جب غلو ہوجاتا ہے وہ اعتدال سے آگے بڑھنا ہوتا ہے ایک طرح سے، اعتدال سے آگے بڑھنے میں احتیاط رکھو اس میں فائدہ کوئی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ اسلام پر استقامت دے ان سب حضرات سے محبت اور اُن کا آخرت میں ساتھ نصیب فرمائے۔

❁*❁